بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا

اخبار بدر قادیان

ضلع گورداسپور۔ رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

بدر رجسٹرڈ ایل ۲۸۸

چہ گویم باتو گر آئی بہ دار قادیان بینی

دوا بینی۔ شفا بینی۔ غرض دار الامان بینی

سلسلۃ الجدید جلد ۱ نمبر ۲۰ | ۲۸ جمادی الثانی ۱۳۲۳ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام جمعرات - ۳۱ اگست ۱۹۰۵ء | سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۳

اے جہان منتظر خوش باش کامد دلستان | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | آں مسیح و دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ

والیان ریاست [illegible]

معاونین [illegible]

برضلعے [illegible]

خود [illegible]

عام قیمت [illegible]

اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرماویں وہ بخوشی قبول کیا جاویگا

سردست خریداری بہت کم ہے اور خرچ آمد سے دگنا ہے اس واسطے امداد کی بہت ضرورت ہے

ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر بدر قادیان اور خط و کتابت بنام مینیجر بدر ہونی چاہیے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا

اندریں دین آمدہ از مادریم — ہم بریں از دنیا دار بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن — جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبرہائے معاد — ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد

آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آں مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآں بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیا است

یکدمے دوری ازاں عالیجناب — نزد ما کفر است خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر۔ اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا۔ اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لیے اسکی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کی تازہ وحی

۳۰۔ اگست ۱۹۰۵ء۔ مولوی عبدالکریم صاحب کی گردن کے نیچے پشت پر ایک پھوڑا ہے۔ جس کو چیرا دیا گیا ہے۔ فرمایا۔ میں نے ان کے واسطے رات دعا کی تھی۔ رویا میں دیکھا۔ کہ

"مولوی نورالدین صاحب ایک کپڑا اوڑھے بیٹھے ہیں۔ اور رو رہے ہیں"

فرمایا ہمارا تجربہ ہے۔ کہ خواب کے اندر رونا اچھا ہوتا ہے۔ اور میری رائے میں طبیب کا رونا مولوی صاحب کی صحت کی بشارت ہے

۳۰۔ اگست ۱۹۰۵ء (۱) رویا دیکھا کہ میرے ہاتھ میں چابیاں ہیں ایک صندوق کھولنے کا ارادہ ہے۔ فرمایا اس میں اشارہ حل مشکلات کی طرف ہے

۳۱۔ اگست ۱۹۰۵ء۔ نماز پڑھ رہے تھے اور فاتحہ کے بعد سورہ والعصر پڑھتا تھا۔ اتنے میں غنودگی ہو کر سورۃ والعصر کی جگہ بڑے زور سے زبان پر یہ سورۃ بطور الہام جاری ہوئی

اذا جاء نصر اللہ والفتح

نصف رات کے قریب تک مولوی عبدالکریم کے لئے دعا کی گئی صبح کے بعد جب سویا تو یہ خواب آئی۔ ۳۱۔ اگست کی رات کو دیکھا۔ میں نے دیکھا کہ عبداللہ سنوری میرے پاس آیا ہے اور وہ ایک کاغذ پیش کر کے کہتا ہے کہ اس کاغذ پر میں نے حاکم سے دستخط کرانا ہے اور جلدی جانا ہے۔ میری عورت سخت بیمار ہے۔ اور کوئی مجھے پوچھتا نہیں دستخط نہیں ہوتے اس وقت میں نے عبداللہ کے چہرہ کی طرف دیکھا تو زرد رنگ اور سخت گھبراہٹ اسکے چہرہ پر ٹپک رہی ہے۔ میں نے اس کو کہا کہ یہ لوگ رشوت خور ہیں نہ کسی کی سفارش مانیں اور نہ کسی کی شفاعت۔ میں تیرا کاغذ لیجاتا ہوں آگے جب کاغذ لیکر گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص متھن لال نام جو کسی زمانہ میں بٹالہ میں اکسٹرا اسسٹنٹ تھا کرسی پر بیٹھا ہوا کچھ کام کر رہا ہے اور گرد اسکے عملہ کے لوگ ہیں میں نے جا کر کاغذ اسکو دیا اور کہا کہ یہ ایک میرا دوست ہے اور پرانا دوست ہے اور واقف ہے اس پر دستخط کر دو۔ اس نے بلا تامل اسی وقت لیکر دستخط کر دیئے۔ پھر میں نے واپس آ کر وہ کاغذ ایک شخص کو دیا اور کہا خبردار ہوش سے پکڑو۔ ابھی دستخط کیلئے ہیں اور پوچھا کہ عبداللہ کہاں ہے۔ انہوں نے کہا کہیں باہر گیا ہے۔ بعد اس کے آنکھ کھل گئی اور ساتھ پھر غنودگی کی حالت ہو گئی۔ تب میں نے دیکھا کہ اس وقت میں کہتا ہوں [illegible] کو بلاؤ اس کے کاغذ پر دستخط ہو گئے ہیں۔ ٭یہ جو متھن لال ہے۔ ملائکہ طرح طرح کے تمثلات اختیار کر

سب سے بڑی بات تو دین ہے۔ جس کو حاصل کر کے انسان حقیقی خوشحالی اور راحت کو حاصل کرتا ہے۔ دنیا کی زندگی تو بہر حال گذر ہی جاتی ہے

شب تنور گذشت و شب سمور گذشت

یعنی راحت اور رنج دونوں گذر جاتے ہیں۔ لیکن دین ایک ایسی چیز ہے۔ کہ اس پر چل کر انسان خدا تعالیٰ کو راضی کر لیتا ہے۔ یقیناً جانو۔ کہ اللہ تعالیٰ اس وقت تک راضی نہیں ہوتا۔ اور نہ کوئی شخص اس تک پہنچ سکتا ہے۔ جب تک صراط مستقیم پر نہ چلے وہ اسی وقت ہو سکتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کی ذات صفات کو شناخت کرے۔ اور ان راہوں اور ہدایتوں پر عملدرآمد کرے۔ جو اس کی مرضی اور منشاء کے موافق ہیں۔ جب یہ ضروری بات ہے۔ تو انسان کو چاہیئے۔ کہ دین کو دنیا پر مقدم کرے اور یہ کچھ مشکل امر نہیں۔ دیکھو انسان پانچ سات روپیہ کی خاطر جو دنیا کی ادنیٰ ترین خواہش ہے۔ اپنا سر کٹا لیتا ہے۔ پھر جب اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کا خیال ہو اور اسے راضی کرنا چاہے تو کیا مشکل ہے

انسان حقیقی دین سے کیوں محروم رہ جاتا ہے

اس کا بڑا باعث قوم ہے۔ خویش و اقارب دوستوں اور قوم کے تعلقات کو ایسا مضبوط کر لیتا ہے کہ وہ ان کو چھوڑنا نہیں چاہتا۔ ایسی صورت میں ناممکن ہو کہ یہ نجات کا دروازہ اس پر کھل سکے۔ یہ ایک قسم کی نامردی اور کمزوری ہے۔ لیکن یہ شیدوں اور مردوں کا کام ہے۔ کہ ان تعلقات کی ذرا بھی پرواہ نہ کرے اور خدا تعالیٰ کی طرف قدم اٹھائے

بعض کمزور فطرت لوگوں کا خیال ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی عبادت ہی کرنی ہے۔ خواہ کسی مذہب میں ہوں۔ مگر وہ نہیں جانتے۔ کہ آج جس قدر مذاہب موجود ہیں۔ ان میں کوئی بھی مذہب بجز اسلام کے ایسا نہیں۔ جو اعتقادی اور عملی غلطیوں سے مبرّا ہو۔ وہ سچا اور زندہ خدا جس کی طرف رجوع کر کے انسان کو حقیقی راحت اور روشنی ملتی ہے۔ جس کے ساتھ تعلق پیدا کر کے انسان اپنی گناہ آلودہ زندگی سے نجات پاتا ہے۔ وہ اسلام کے سوا نہیں مل سکتا۔ یہی پیالہ ہر قسم کی روحانی ترقیوں کا ہے اگر اس کی توفیق مل جاوے۔ تو پھر خدا اس کا اور وہ خدا کا ہو جاتا ہے

یہ سچ ہے۔ کہ جب ایک شخص محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کسی قسم کے نفسانی اغراض کے بغیر ایک قوم سے قطع تعلق کرتا ہے اور خدا ہی کو راضی کرنے کے لئے دوسری قوم میں داخل ہوتا ہے۔ تو ان تعلقات قومی کے توڑنے میں سخت تکلیف اور دکھ ہوتا ہے۔ مگر یہ بات خدا تعالیٰ کے نزدیک بڑی قابل قدر ہے۔ اور یہ ایک شہادت ہے

جس کا بست بڑا اجر اللہ تعالیٰ کے حضور ملتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ من یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ۔ یعنی جو شخص ایک ذرہ برابر بھی نیکی کرتا ہے۔ اسے بھی ضائع نہیں کرتا۔ بلکہ اجر دیتا ہے۔ تو پھر جو شخص اتنی بڑی نیکی کرتا ہے۔ اور خدا کی رضا کے لئے ایک موت اپنے لئے روا رکھتا ہے۔ اسے اجر کیوں نہ ملے؟ جو شخص خدا تعالیٰ کے لئے اپنے تعلقات کو توڑتا ہے۔ وہ فی الحقیقت ایک موت اختیار کرتا ہے۔ کیونکہ اصل موت بھی ایک قسم کا قطع تعلق ہی ہے۔ یعنی روح کا جسم سے قطع تعلق ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے لئے ان تعلقات کو توڑنا جو اپنی قوم اور خویش و اقارب سے ہوتے ہیں۔ خدا کے نزدیک بہت بڑی بات ہے۔ بسا اوقات یہ روک بڑی زبردست روک انسان کو خدا کی طرف آنے کے لئے ہو جاتی ہے۔ وہ دیکھتا ہے۔ کہ دوستوں کا ایک گروہ ہے ماں باپ۔ بہن۔ بھائی اور دوسرے رشتہ دار ہیں۔ ان کی محبت اور تعلقات نے اس کے رگ و ریشہ میں ایسی سرائیت کی ہوئی ہے۔ کہ وہ اسلام کی صداقت اور سچائی کو تسلیم کرتا ہے۔ اور سمجھتا ہے۔ کہ بجز اس کے نجات نہیں۔ لیکن ان تعلقات کی بنا پر اقرار کرتا ہے کہ یہ راہ جس پر میں چلتا ہوں۔ خطرناک اور گندی راہ ہے مگر کیا کریں۔ جہنم میں پڑنا منظور ان تعلقات قومی کو کیونکر چھوڑ دیں۔ ایسے لوگ نہیں جانتے۔ کہ یہ صرف زبان سے کہنا تو آسان ہے کہ جہنم میں پڑنا منظور اگر انہیں اس دکھ درد کی کیفیت معلوم ہو۔ تو پتہ لگے۔ ایک آنکھ میں ذرا درد ہو۔ تو معلوم ہو جاتا ہے کہ کس قدر تکلیف ہے۔ پھر جہنم تو وہ جہنم ہے۔ جس کی بابت قرآن شریف میں آیا ہے۔ لا یموت فیھا و لا یحیی ایسے لوگ سخت غلطی پر ہیں۔ اس کا تو فیصلہ آسان ہے۔ دنیا میں دیکھ لے۔ کہ کیا وہ دنیا کی بلاؤں پر صبر کر سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ تو پھر یہ کیونکر سمجھ لیا کہ عذاب جہنم کو برداشت کر لیں گے۔ بعض لوگ تو دوسروں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ مگر یہ لوگ اپنے آپ کو دھوکہ دیتے ہیں۔ یقیناً سمجھو کہ جہنم کا عذاب بہت ہی خطرناک ہے۔ اور یہ بھی یاد رکھو۔ کہ اللہ تعالیٰ نے صاف طور فرما دیا ہے۔

ومن یبتغ غیر الاسلام دینا الآیۃ

یعنی جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کا خواستگار ہو

٭ملائکہ طرح طرح کے تمثلات اختیار کر لیا کرتے ہیں۔ متھن لال سے مراد ایک فرشتہ تھا۔ سنوری سے مراد ہے۔ سنور عربی میں بلی کو کہتے ہیں اور تفسیر کی رو سے بلی ایک بیماری ہے۔ عبداللہ سنوری سے مراد ہوئی وہ عبداللہ جو بیمار ہے۔ فرمایا طب تو ظاہری محکمہ ہے ایک اس کے ورا محکمہ پردہ میں ہے۔ جب تک وہاں دستخط نہ ہو کچھ نہیں ہوتا (۴) ۳۱۔ اگست ۱۹۰۵ء۔ بعد از ظہر الہام ہوا۔ اُریک زلزلۃ الساعۃ۔

وہ آخر کار ٹوٹے مین رہے گا۔

جس طرح پر انسان کا ایک حلیہ ہوتا ہے۔ اور وہ اسی سے شناخت کیا جاتا ہے۔ اسی طرح پر اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کے صفات بھی ایک طرح پر واقع ہوئے ہین۔ یہ بھی نہین ہوسکتا۔ کہ مختلف مذاہب والے خدا تعالےٰ کی جو شکل اور صفات پیش کرتے ہین۔ وہ سب کی سب درست ہوں عیسائی۔ ہندو۔ جینی ہر ایک جدا جدا صفات پیش کرتا ہے۔ پھر کون عقلمند یہ مان لیگا۔ کہ ہر ایک اپنے اپنے بیان مین سچا ہے

ماسوا اس کے سچائی کے خود انوار اور برکات ہوتے ہین۔ یہ بھی تو دیکھنا چاہیئے۔ کہ وہ نشانات اور انوار و برکات کس خدا کو مان کر ملتے ہین۔ اور کس دین مین وہ پائے جاتے ہین۔ ایک شخص ایک نسخہ کو استعمال کرتا ہے۔ اگر اس نسخہ مین کوئی خوبی اور اثر ہے۔ تو صاف ظاہر ہے۔ کہ چند روز کے استعمال کے بعد ہی اس کی مفید تاثیرین معلوم ہونے لگین گی لیکن اگر اس مین کوئی خوبی اور تاثیر نہین ہے تو خواہ ساری عمر اسے استعمال کرتے جاؤ۔ کچھ فایدہ نہین ہوگا اس معیار پر اسلام اور دوسرے مذاہب کی سچائی اور حقیقت کی بابت جلد پتہ لگ جاتا ہے

مین سچ کہتا ہون۔ کہ اسلام ایک ایسا مذہب ہے جو اپنی تاثیر اور انوار و برکات کے لئے کسی گذشتہ قصہ کا حوالہ نہین دیتا۔ اور نہ صرف آیندہ کے وعدہ پر ہی پر رکھتا ہے۔ بلکہ اس کے پھل اور آثار ہر وقت اور ہر زمانے مین پائے جاتے ہین۔ اور اسی دنیا مین ایک سچا مسلمان ان ثمرات کو کھا لیتا ہے

بتلاؤ ایسے مذاہب انسان کو کیا امید دلا سکتے ہین۔ جن مین توبہ تک منظور نہین۔ ایک گناہ کرکے جب تک کروڑون جونین نصیب نہ ہولین۔ خدا سے صلح ہی نہین ہوسکتی۔ وہان انسان کیا پاوے گا اس کی روح کو راحت اور تسلی کیونکر مل سکے گی۔ مذہب کی سچائی کی بڑی علامت یہ ہے کہ اس راہ سے دور افتادہ خدا کے نزدیک آجاتا ہے

جیسے جیسے وہ نیک عمل کرتا جاوے۔ اسی اسی قدر تاریکی دور ہوکر معرفت اور روشنی آتی جاوے۔ اور انسان خود محسوس کرلے۔ کہ وہ نجات کی ایک یقینی راہ پر جا رہا ہے۔ اس کی ہدایتین ایسی صاف اور واضح ہون کہ انسان ان کے ماننے اور اس پر عمل کرنے مین اٹکے نہین۔

بھلا یہ بھی کوئی تعلیم اور اصول ہے۔ کہ ذرہ ذرہ کو خدا قرار دیدیا جاوے۔ جیسے خدا ازلی ابدی ہے اسی طرح پر ذرات عالم اور ارواح کو بھی ازلی ابدی تسلیم کیا جاوے۔ اگر ایسا کوئی خدا ہے کہ جس نے ایک ذرہ بھی کسی قسم کا پیدا نہین کیا۔ تو اس پر بھروسہ کیسا اور اس کا ہم پر حق کیا ہے۔ جو عبادت کرین۔ کیونکہ عبادت کے لئے حق بھی تو ہونا چاہیئے۔ جب کوئی حق ہی نہ ہو۔ تو ایک ذرہ ذرہ اسے کہہ سکتا ہے کہ تیرا ہم پر کیا حق ہے؟ اس عقیدہ کو رکھ کر انسان کس طرح پر خدا پرست ہوسکتا ہے۔ بلکہ میرے نزدیک خدا کی ہستی پر دلیل ہی قایم نہین ہوسکتی۔ اگر آریون سے کوئی دہریہ پوچھے۔ کہ پرمیشر کی ہستی کا کیا ثبوت ہے۔ تو اس کا جواب وہ کیا دے سکتے ہین؟ کیونکہ صانع کو مصنوعات سے شناخت کرتے ہین جب کہ مصنوعات کا ہی وجود نہین۔ تو صانع کا وجود کہان سے آیا۔ جیو اور پرکرتی کو جو خود بخود تسلیم کرتے ہین۔ تو پھر ان کے جوڑنے جاڑنے کے لئے کیا حاجت ہوسکتی ہے؟ اس طرح پر کوئی دلیل اللہ تعالےٰ کی ہستی پر ان کے ہاتھ مین نہین ہے۔ اور جب تک اس کی ہستی پر کوئی دلیل نہ ہو۔ کس طرح کوئی مان لے۔ کہ وہ ہے۔ ماسوا اس کے ان لوگون کا یہ بھی اصول نہین۔ کہ خدا رحم کرنے والا ہے۔ ہر شخص کی اس ہستی پر توجہ ہوتی ہے۔ جسے رحیم۔ کریم اور فیاض تسلیم کرے۔ لیکن انھون نے یہ مانا ہے۔ کہ بغیر کرمون کے پھل کے اور کچھ عطا ہی نہین کرسکتا۔ اگر کرمون پر ہی سارا مدار ہے۔ تو اس خدا پر کیا بھروسہ اور کیا امید۔ جس کا ذرہ بھر بھی احسان نہین ہے۔ یہ تمام امور ہین۔ جب انسان ان کو بنظر غور دیکھتا ہے تو اسے معلوم ہوجاتا ہے۔ کہ سوائے اسلام کے دوسرون مین سچی ہدایتین نہین ملتی ہین

ماسوا اس کے ایک اور بڑی بات قابل غور ہے۔ کہ اسلام مین بہت بڑی خاصیت یہ ہے کہ انسان جس مطلب کے لئے بنایا گیا ہے۔ وہ اسلام کے سوا حاصل نہین ہوسکتا۔ وہ کیا ہے؟ یہ کہ خدا کی محبت بڑھے۔ اور اس کی معرفت ترقی کرے جس سے وہ ایک کامل شوق ذوق کے ساتھ اس کی عبادت کرے۔ لیکن یہ مطلب کبھی پورا نہین ہوسکتا۔ جب تک تعلیم اور ہدایت کامل نہ ہو اور پھر اس تعلیم اور ہدایت پر عمل کرنے کے جو نتایج اور ثمرات ہین۔ ان کا نمونہ موجود نہ ہو۔ جس کو دیکھ کر معلوم ہو کہ خدا قادر خدا ہے

یہ ساری باتین اس وقت سمجھ مین آتی ہین۔ جب انسان پُر غور مطالعہ کرتا ہے۔ عقلمند اور سعید کے دل مین تو اللہ تعالےٰ خود ہی ایک واعظ پیدا کردیتا ہے۔ اور وہ اسلام اور دوسرے مذاہب مین اسی طرح امتیاز کر لیتا ہے۔ جس طرح پر تاریکی اور نور مین کر لیتا ہے۔ لیکن بعض شخص ایسے ہوتے ہین۔ کہ ان کے دل پر ایک مُہر ہوتی ہے وہ حقیقت تک پہونچنے کی سعی نہین کرتے۔ بلکہ بیہودہ اعتراض کرتے ہین۔ سعادت خدا تعالےٰ کی عطا اور بخشش ہے۔ کوئی شخص جب تک روح حق اور راستی سے مناسبت نہین رکھتا۔ اس طرف آ نہین سکتا۔ اور یہ خدا کے فضل پر موقوف ہے،

اگر کوئی کہے۔ کہ اعمال سے شناخت ہوسکتا ہے کہ کونسا مذہب سچا ہے۔ تو وہ لوگ جو رہزنی اور قزاقی کرتے ہین۔ ان سے پوچھا جاوے۔ تو وہ اسے مکروہ خیال نہین کرتے۔ بلکہ ایک شکار سمجھتے ہین۔ اسی طرح اور لوگ جو فسق اور فجور مین مبتلا ہین۔ وہ برا نہین سمجھتے۔ یہ کوئی بات نہین ہے۔ اصل یہی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے فضل اور فیض کے برکات اور انوار ساتھ ہون

غرض اول یہ ضروری ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے متعلق غور کرے اور سمجھے۔ سب سے اول اسی کا فرض ہے۔ اور یہ سمجھ ملنا اس کے فضل پر موقوف ہے۔ پھر دعا کرے اور نیک صحبت مین رہے۔ اور یہ بھی خیال کرے کہ عمر کا کوئی اعتبار نہین۔ بعض لوگ اس انتظار مین رہتے ہین۔ کہ فلان وقت اس نیکی کو کرلین گے۔ مگر وہ اس انتظاری مین رہتے ہین۔ اور موت آجاتی ہے۔ اس لئے نیکی کے اختیار کرنے مین دیر نہین چاہیئے

توسیع اشاعت اخبار

جب سے نیا انتظام اپریل ۱۹۰۵ء سے شروع ہوا ہے اب تک ایک سو سے کچھ زائد نئے خریدار اخبار بدر کے واسطے پیدا ہوئے ہین۔ لیکن ہنوز خریداری اس قدر نہین ہوئی۔ کہ آمد خرچ کے برابر ہو۔ بلکہ تا حال خرچ آمد سے ڈیوڑھا دگنا ہے۔ حضرت مسیح موعود کا منشاء ہے۔ کہ یہ اخبار بہر حال چلے۔ اور بند نہ ہو احباب سے درخواست ہے کہ ہر طرح سے اعانت مالی مین امداد فرمادین۔ اور نئے خریدار پیدا کرنے کے واسطے حتی الوسع سعی فرمادین۔ والسلام

مینیجر

چین اور جاپان مین اسلام

ملک جاپان کے مشہور ماہواری رسالہ بنام جوشید کیما مین اسلام کے متعلق ایک مضمون نکلا ہے - جس کو ہم فی زمانہ اسلامی ترقی کے نمونہ کے طور پر اس جگہ درج کرتے ہین -

"چین کی آبادی کا ایک حصہ مسلمانون سے آباد ہے جو اصول اسلام کے پیرو ہین - یہ وہی مذہب اسلام ہے جس کی عظمت حقیقت - صداقت اور علو پر جاپان کی مذہبی مجلس مین بحث ہوتی رہی ہے - مگر یہ مجلس بسبب جنگ کے اب منعقد نہین ہوا کرتی جو مسلمان ہمارے مدارس علوم و فنون مین تعلیم پایا کرتے تھے - وہ بھی بہ سبب جنگ اپنے وطن کو واپس چلے گئے ہین -

حال مین ہماری فصیح اور خوبصورت جاپانی زبان مین ایک کتاب شائع ہوئی ہے - اس کتاب کا نام ہے کادوہیا مایسی توحید الہی کی تعلیم دینے والا ایک ہی مذہب - یہ کتاب حسن ہتوشان کی تصنیف ہے جو چین کا ایک عالم شریف ہے - اس کتاب کے ابتدا مین خدا تعالے کی غیر محدود طاقت کا بیان ہے جو خود مصنوعات عالم سے ظاہر ہے - بعد ازان مقدس نبی حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق بعض عجائب امور کا تذکرہ ہے - جو خلقت کی اصلاح کے واسطے اور حق اور نیکی کی تعلیم کے واسطے مبعوث ہوئے تھے - یہ مقدس رسول شہر مدینہ مین دفن ہوئے تھے - ہر سال ایک خاص مہینہ مین ملین (دس لاکھ) سے زیادہ آدمی نماز پڑھنے کے لئے اور دنیوی امور مین مباحثہ کرنے کے واسطے وہان جمع ہوتے ہین -

حسن ہتوشان نے اپنے تجربہ کا بھی ذکر کیا ہے - وہ لکھتا ہے - کہ تمام غیر مسلمون مین سے صرف جاپانیون نے اسلام سے بہت ہی فائدہ اٹھایا ہے اور اسلامی طریق اور تعلیم کو اختیار کیا ہے - جاپانیون مین اب صرف اتنی بات باقی ہے - کہ کلمہ پڑھ کر پکے رنگ مین مسلمان ہو جاوین -

مصنف نے اسلامی مسائل کو تین حصون پر تقسیم کیا ہے - عبادت - دنیوی امور - قانونی سزائین اور قربانیان وغیرہ - پھر ہر ایک حصہ پر مختصر تحریر کی ہے عبادت کے متعلق لکھا ہے - کہ بڑی عبادتین تین ہین - روزہ - نماز - حج - دنیوی معاملات مین لکھا ہے کہ اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ ایک دوسرے کے ساتھ نیک سلوک کرین - سزاؤن کا قانون ایسا عمدہ اور کامل ہے کہ کوئی انسان ایسا بنا نہین سکتا - کوئی انسان اسلامی قانون سے بہتر قانون بنا نہین سکتا -

جو کچھ اس مصنف نے بیان کیا ہے - اس مین ہمین (جاپانی اخبار کو) ذرا بھی شک نہین - کیونکہ ہم چینی مسلمانون کو مدت سے بخوبی دیکھ رہے ہین - یقیناً مسلمان صفائی بہادری ذہانت اور چستی کی صفات نہایت اعلے درجہ کی رکھتے ہین اس قسم کی لیاقتین دوسرے چینیون مین جو بت پرست ہین نہین پائی جاتین - مسلمان ان بت پرستون پر بہت اعلے فضیلت رکھتے ہین -

جاپان کی انجمن تحقیقات مذاہب سے ہماری درخواست ہے - کہ وہ اسلامی صداقتون کی تحقیقات کرے - اسلام پر بحث کرے اور اسلام کے فلسفہ اور منطق کو معلوم کرے - ایسا ہی صیغہ تعلیم کے سکرٹری سے ہماری درخواست ہے کہ وہ خاص طور پر چینی مسلمانون کو اس ہمارے ملک مین تعلیم حاصل کرنے کی سہولتین عطا کرے تاکہ وہ لوگ کثرت سے اس ملک مین آسکین - اس سے ہم کو دنیا کے سب سے عمدہ مذہب کے دریافت کرنے مین مدد ملے گی - اور چونکہ اب تک یہ امر قریباً ثابت شدہ ہو گیا ہے - کہ اسلام دنیا کے تمام مذاہب مین سے اعلیٰ مذہب ہے - اس واسطے مسلمانون کی یہان آنے مین حوصلہ افزائی کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے - ہمین اپنے اس عروقی اصول کی پیروی کرنی چاہیئے - کہ جہان کہین ہم کو نیکی ملے - ہم اس کے لینے مین کوتاہی نہ کرین ہمین چاہیئے - کہ ہر ایک نئی اور عمدہ بات جہان سے ملے لے لین - فقط"

اس مضمون کے پڑھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالے کی نصرت اسلام کی ترقی کے واسطے ہر طرف لوگون کے دلون کو پاک دین کی طرف کشان کشان لا رہی ہے - کاش کہ موجودہ مسلمان اپنی حالت کی اصلاح کرین - اور انبیاء کی تعلیم کے وارث بنین - ورنہ خدا کا قائم کردہ دین تو کبھی زوال نہین پا سکتا - اگر یہ لوگ اپنی حالت درست نہ کرین گے تو اسلام ان کو چھوڑ کر کسی اور قوم کے دل مین جاگزین کرے گا - اور یہ ویسے کے ویسے ہی رہ جائین گے -

جاپان کے لیے مسلمانون کو کیا کرنا چاہیئے

اب قدرتاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے - کہ جب چین اور جاپان اسلام کی طرف اس قدر توجہ کرتا ہے - تو اس توجہ کو ٹھکانے لگانے کے واسطے اور جاپانیون کو پوری طرح اسلام مین داخل کرنے کے واسطے موجودہ مسلمانون کو کیا کرنا چاہیئے - اس کا جواب آسان ہے - اور ہر ایک شخص کہہ سکتا ہے - کہ اسلامی کتب کو جاپانی زبان مین یا کم از کم انگریزی زبان مین ترجمہ کر کے اور اسلام کی خوبیون پر اعلے درجہ کے مضامین جاپانی اور انگریزی زبانون مین تحریر کر کے اس ملک مین بھیجے جائین اور چند ایسے آدمی جو اسلام کی خوبیون پر عمدگی سے تقریر کر سکین اور خود بھی عالم باعمل ہون - اس ملک کو اشاعت اسلام کے واسطے روانہ کئے جاوین - اس مقصد کو حاصل کرنے کے واسطے تین چیزون کی ضرورت ہے - اول فنڈ جو ان اخراجات کو پورا کر سکے - دوم - ایسے آدمی جو اعلے درجہ کے برکت اور تاثیر سے بھرے ہوئے مضمون لکھ سکین - سوم ایسے باہمت باعمل عالم صاحب تقریر جو ان مضامین کو لے کر ادھر جائین - ان ہر سہ امور مین سے پہلی بات تو آسان ہے - لیکن پچھلی دو باتین بہت ہی مشکل ہین - کیونکہ عام طور پر آج کل مسلمانون کے عقائد مین اس قدر فساد پڑ گیا ہوا ہے - اور منہاج نبوت سے لوگ ایسے دور ہٹ گئے ہین کہ اسلامی علماء فقہا اور صوفیا کے ہاتھون مین صرف چھلکا ہے جس کے اندر مغز نہین - اور صرف جسم ہے - جس کے اندر روح نہین - اور صرف رسم ہے - جس کے اندر حقیقت نہین - سچی بات یہ ہے - کہ سب سے بڑی برکت اسلام کی جو اسلام کو دوسرے مذاہب پر فوقیت دیتی ہے - بلکہ زندہ اسلام کے مقابلہ مین تمام دیگر مذاہب کو مردہ کی شکل مین دکھاتی ہے - یعنی انسان کو قرآن شریف کی ہدایات پر عمل کر کے اس رتبہ تک پہنچنا کہ اس کو مکالمات الہیہ حاصل ہون اس کا ہمارے علماء نے خود سرے سے ہی انکار کر دیا ہے اور ان کے اس انکار نے اسلام کو دوسرے مذاہب کی مانند مثل ایک مردہ مذہب کے دنیا کے سامنے پیش کیا ہے - ایسا ہی مسیح عیسیٰ جیسے انسان کے متعلق مردون کے زندہ کرنے اور جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر جا بیٹھنے اور جانورون کے پیدا کرنے وغیرہ

کے عقائد اور یہ عقیدہ کہ عنقریب ایک مہدی خونی آئے گا۔ اور میگا ڈوکو بجبر مسلمان کرے گا ایسی بیہودہ باتیں ایک دانا کو بجائے اسلام کی طرف لانے کے الٹا اسلام سے نفرت دلانے والی ہو جاتی ہیں۔

پس جب مسلمانوں کی یہ حالت ہے۔ تو پھر کیا کیا جاوے۔ اور جاپان کے واسطے مضمون لکھے۔ تو کون لکھے۔ اور جاپان جائے۔ تو کون جائے۔ بظاہر یہ ایک مشکل مسئلہ ہے۔ لیکن میرے نزدیک اس کا حل دو عظیم الشان گذشتہ واقعات نے کر دیا ہوا ہے۔ ان میں سے پہلا واقعہ جلسہ مہوتسو یعنی مذاہب عالم کا تھا۔ جس میں تمام ہندو۔ عیسائی۔ سکھ۔ بھی پکار اُٹھے تھے۔ کہ آج اسلام کی فتح مرزا صاحب کے مضمون کے ذریعے سے ہوئی ہے۔ اور دوسرا واقعہ لارڈ بشپ لیفرائی کی تقریر کا ہے۔ جس موقعہ پر لارڈ بشپ نے زندہ رسول کا مضمون پڑھنے کیوقت تمام مسلمانوں کو چیلنج کیا تھا۔ تو لاہور۔ امرتسر وغیرہ مقامات کے مولویوں اور انجمن کے سکرٹریوں نے جمع ہوکر یہ فیصلہ کیا تھا۔ کہ آج اگر بشپ کے مقابلہ میں کوئی بول سکتا ہے۔ تو مرزا صاحب کا کوئی مرید بول سکتا ہے۔ چنانچہ ایک زبردست تقریر کے ذریعہ سے جو حضرت مرزا صاحب نے لکھی تھی اور ان کے ایک غلام نے پڑھی تھی۔ بشپ کو ایسا لاجواب کیا گیا تھا۔ کہ آج تک پھر کبھی بشپ صاحب کو جرأت نہیں ہوئی۔ کہ اسلامیوں کو کسی مباحثہ کے واسطے طلب کریں۔

ہندوستان کا ایک نوجوان مسلمان جو آج کل جاپان گیا ہوا ہے۔ وہ بھی بڑے زور سے اس بات کی تاکید کرتا ہے۔ کہ جاپان میں کثرت کے ساتھ ریویو آف ریلیجنز بھیجا جاوے۔

پس یہ ایک فیصلہ شدہ امر ہے۔ کہ اگر مسلمان اسلام کے خیر خواہ ہیں۔ تو ان کو چاہیئے۔ کہ اس معاملہ میں خدا کے فرستادہ کی امداد کے لئے اٹھیں اور دوسرے کسی مولوی۔ ملانے یا انگریزی خوان کو اس کام کے واسطے مقرر کر کے خواہ نخواہ اسلام کو بدنام نہ کریں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارادہ فرمایا ہے کہ اسلام کی خوبیاں جاپان کو دکھلانے کیواسطے ایک کتاب لکھی جاوے جو کہ انگریزی میں ترجمہ کر کے اس ملک میں بھیجی جاوے۔ اور سردست رسالہ ریویو آف ریلیجنز کی متعدد کاپیاں مختلف احباب خرید کر کے اپنے خرچ بھجوا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انکو جزائے خیر دیوے

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائیت

جاپان۔ جاپان کے پروفیسر اوموری صاحب جب زلزلہ کی تحقیق کے واسطے ہندوستان آئے۔ تو جون ۱۹۰۵ء میں میں نے پروفیسر مذکور کو ایک خط لکھا تھا جس کا خلاصہ مطلب یہ تھا کہ چونکہ آپ زلزلہ کے متعلق تحقیقات کے واسطے ہندوستان تشریف لائے ہیں اس واسطے میں بھی چاہتا ہوں کہ زلزلہ کے متعلق چند ایک باتیں آپ کے گوش گذار کر دوں۔ جو کہ آپ کیواسطے اور آپ کے اہل وطن کیواسطے فائدہ سے اور دلچسپی سے خالی نہیں ہیں۔ اس کے بعد تمام امور کے ظاہری اور باطنی اسباب پر مختصر بحث کر کے میں نے پروفیسر صاحب کو یہ جتلایا کہ اس زلزلہ کے اندرونی اور باطنی اسباب کیا تھے۔ پھر ان تمام پیش گوئیوں کی فہرست دی جو اس زلزلہ کے متعلق کی جا چکی تھیں اور آئندہ زلزلے کی پیش گوئی کا ذکر کر کے اپنی چٹھی کو ختم کیا۔ ساتھ ہی ریویو آف ریلیجنز کے چند پرچے اور حضرت کی ایک تصویر بھیجی۔ ان سب کے جواب میں پروفیسر صاحب نے شملہ سے شکریہ کا ایک خط لکھا تھا۔ اور یہ سننے پر کہ انھوں نے بیان کیا ہے کہ آئندہ دو سو سال تک کسی زلزلہ کا خوف نہیں۔ پروفیسر صاحب کو دوسرا خط جاپان لکھا گیا ہے۔

ڈوئی۔ کا تیسرا اخبار آیا۔ وہ اپنے ایک لیکچر میں کہتا ہے۔ یسوع پر سب سے زیادہ ہنسی ٹھٹھا کرنے والے اس کے اپنے ہی بھائی اور اپنی ہی بہنیں تھیں۔ جوسف کے سب صدیقہ مریم کے بیٹے سے یوسف نجار کی اولاد تھے۔ یسوع کے بھائی چار تھے اور بہنیں تین تھیں۔ بھائیوں کے نام یہ تھے یعقوب۔ یوسف۔ شمعون۔ یہوداہ۔ یہ سب اس کے مخالف تھے۔ اور کمینہ باتیں اس کے برخلاف بولا کرتے تھے۔ یسوع کی ساری عمر میں ان بھائی بہنوں نے کبھی کوئی ہمدردی کا فقرہ اس کے حق میں نہیں بولا تھا۔ یسوع کی زندگی اس وجہ سے نہائیت ہی تلخ تھی کہ جو لوگ سب سے زیادہ واقف تھے۔ وہی اس کے سب سے زیادہ دشمن تھے۔ ...... آج کل تجارت اور پھر امریکہ کی تجارت بہت ہی ناپاکی سے چلائی جا رہی ہے اور یہاں کے بڑے بڑے تاجروں نے ٹھگ اور قاتل لوگ تجارتی مقابلہ کو پورا کرنے کے واسطے نوکر رکھے ہوئے ہیں۔ یسوع کے بھائی جب فریسیوں کو ملتے اور فریسی ان کو کہتے۔ کہ ہم تمہارے بھائی کو نہیں مانتے۔ تو وہ جواب دیتے۔ ہم خود کب اس پر ایمان لاتے ہیں۔ یسوع میں تمام انسانی کمزوریاں تھیں۔ وہ تھک جاتا۔ تھک کر بیٹھ رہتا۔ رو دیا کرتا۔ وہ صرف

کامل انسان تھا۔ وہ کامل خدا نہ تھا اس کو کئی باتوں کا علم نہ تھا۔ وہ تمام باتوں میں محدود تھا۔ بعض کاموں کا کرنا اسکی طاقت سے بالا تر تھا فقط

پارس کے بشپ سا ساریلیری صاحب کو ایک گستاخ نے قتل کر دیا اور پادری ٹولی صاحب کو ایک اور پادری صاحب نے گولی سے مار ڈالا۔

پادری کارک صاحب چوری کے جرم میں گرفتار ہوئے۔ سات ہزار کی ضمانت ہوئی۔ مقدمہ چل رہا ہے۔

پادری ڈیل دو صاحب ایک گاڑی کے نیچے آ گئے ٹانگ ٹوٹ گئی۔ ڈاکٹروں نے رائے دی کہ ٹانگ کاٹ دی جاوے تو جان بچنے کی امید ہو سکتی۔ مگر چونکہ ٹانگ کٹا کر گرجہ کے قواعد کے مطابق پادری نہیں رہ سکتا۔ اس واسطے پادری صاحب نے ٹانگ نہ کٹوائی اور اسی میں مر گئے۔

پادری ایلز ورتھ صاحب جو کہ پیرس کے گرجہ کے امام تھے گرجہ میں بدفعلی کا مرتکب ہونے کے سبب مستعفی ہونے پر مجبور کئے گئے

ولائیت کے اخبار میں لکھا ہے۔ کہ لفظ مسیح یہودیوں میں ہر ایک بادشاہ پر بولا جاتا تھا۔ کیونکہ مسیح کے معنے ان کے درمیان تھے۔ مسح کیا گیا۔ جس میں نئے بادشاہ کے سر پر بادشاہ بننے کے وقت تیل ملنے کی رسم کی طرف اشارہ تھا۔ داؤد بھی مسیح تھا۔ ساؤل بھی مسیح تھا اور ایسا ہی تمام یہودی بادشاہ ہوا کرتے تھے۔ ایسا ہی یسوع کو بھی یہ غلطی لگی تھی۔ کہ وہ مسیح یعنی یہودیوں کا بادشاہ ہوگا۔ اور اسی واسطے اس نے اپنے پیرؤں کو حکم دیا تھا۔ کہ کپڑے فروخت کر کے بھی تلواریں خریدیں مگر جلد اسکو معلوم ہو گیا تھا۔ کہ یہ اسکی ایک اجتہادی غلطی تھی۔ چنانچہ یسوع نے جلدی اپنی اس غلطی سے رجوع کیا۔ اور یہ اشتہار دیا کہ میری سلطنت آسمانی ہے مگر افسوس ہے کہ اس کے واسطے بھی وہ کوئی ثبوت بہم پہنچا نہ سکا

فرانس میں قانون پاس ہوا کہ جو کوئی کسی کو جبراً گرجہ میں لے جائیگا۔ اس پر ایک سو روپیہ جرمانہ کیا جائیگا شکر ہے کہ یہ عیسویت کا دجل اب ٹپکتا جاتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ✽ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

حضرت مولوی نورالدین صاحب کے

درس قرآن

سے نوٹس

(سورۃ لقمان رکوع دوم پارہ ۲۱)
گذشتہ اشاعت سے آگے

حَمَلَتۡهُ اُمُّهٗ۔ پہلے ماں باپ ہردو کی طرف توجہ دلا کر پھر ساتھ ہی ماں کا خصوصیت کے ساتھ ذکر شروع کر دیا ہے۔ کیونکہ عموماً لوگ باپ کی عزت تو کرتے ہیں۔ مگر ماں کی خدمت کا حق ادا نہیں کرتے

اِنَّ اللّٰهَ لَطِیۡفٌ خَبِیۡرٌ۔ اللہ تعالیٰ ادنےٰ و اعلےٰ سب باتوں سے باخبر ہے۔ علم الٰہی پر ایمان لانے سے نیکی پیدا ہوتی ہے۔ جب انسان کو یہ یقین ہو کہ کوئی بڑا شخص مجھے دیکھ رہا ہے۔ تو پھر وہ بدی کرنے سے رکتا ہے۔ پھر اپنے بزرگوں افسروں حاکموں کے سامنے بدی کرنے سے اور بھی رکتا ہے۔ ایسا ہی جس کو یہ ایمان ہو۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمارے تمام افعال حرکات سکنات کو دیکھتا ہے اور ہمارے دل کے خیالات اور ارادات سے بھی باخبر ہے۔ وہ شخص کبھی بدی کے نزدیک نہیں جا سکتا

وَاصۡبِرۡ عَلٰی مَاۤ اَصَابَكَ۔ جو مصائب تجھ پر آئیں۔ ان میں صبر کر۔ حضرت لقمان نے جب اپنے بیٹے کو نصیحت کی کہ لوگوں کو نیکی کا حکم کر اور بدی سے منع کر۔ تو چونکہ اس حکم کی تعمیل کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ نیک نصیحت کرنے والوں اور بدی سے منع کرنے والوں کے لوگ مخالف ہو جایا کرتے ہیں۔ اور ان کو دکھ دیا کرتے ہیں۔ اس واسطے ساتھ ہی ایسے مصائب پر صبر کرنے کی وصیت کی۔ آج کل کے صوفیوں میں ایک ملامتی فرقہ کہلاتا ہے۔ جو جان بوجھ کر ایسے کام کرتے ہیں۔ جن سے وہ مخلوق کے درمیان قابل ملامت ہو جائیں۔ مثلاً رمضان شریف میں بغیر عذر لوگوں کے سامنے روزہ توڑ دیا۔ اور کچھ کھانے پینے لگ گئے۔ اور بعد میں خفیہ طور پر اس کا کفارہ ساٹھ روزہ رکھ لیا۔ یہ اس واسطے کرتے ہیں۔ کہ خلقت کے درمیان قابل تعریف نہ ہیں۔ بلکہ ملامت کئے جائیں۔ لیکن یہ ملامتی بننے کا طریق انبیا و رسل کے خلاف ہے۔ جو لوگ احکام الٰہی پر عمل کر کے خلقت کے درمیان آمر بالمعروف و ناہی عن المنکر بنتے ہیں۔ وہ تو خود بخود ملامتی ہو جاتے ہیں

وَاقۡصِدۡ فِیۡ مَشۡیِكَ۔ اپنے ہر ایک معاملہ میں میانہ روی اختیار کر

سَخَّرَ لَكُمۡ۔ مفت میں تمہارے کام میں لگا دیا ہے۔ سورج روشنی دیتا ہے۔ پھل پکاتا ہے۔ بادل پانی لاتا ہے۔ زمین کھانے کی چیزیں اگاتی ہے۔ سب چیزیں انسان کے فائدہ کے کاموں میں مصروف ہیں

وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ یُّجَادِلُ فِی اللّٰهِ بِغَیۡرِ عِلۡمٍ وَّلَا هُدًی وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِیۡرٍ۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ظاہر فرمایا ہے۔ کہ بحث کرنے کے واسطے تین چیزوں کا ہونا ضروری ہے۔ بحث صرف وہ شخص کر سکتا ہے۔ جس کو تین باتیں حاصل ہوں۔ علم ہدایت۔ اور روشن کتاب۔ ہر ایک شخص کا کام نہیں۔ کہ بحث کے کام میں مصروف ہو جاوے

وَمَنۡ یُّسۡلِمۡ وَجۡهَهٗۤ اِلَی اللّٰهِ۔ جس نے اپنی ساری توجہ اللہ تعالیٰ کی طرف پھیر دی

اِنَّ اللّٰهَ سَمِیۡعٌۢ بَصِیۡرٌ۔ اللہ تعالیٰ دعاؤں کا سننے والا اور تمہارے حالات کو دیکھنے والا ہے

اَلَمۡ تَرَ اَنَّ الۡفُلۡكَ تَجۡرِیۡ فِی الۡبَحۡرِ بِنِعۡمَتِ اللّٰهِ لِیُرِیَكُمۡ مِّنۡ اٰیٰتِهٖ۔ کیا تو نے نہیں دیکھا۔ کہ کشتی سمندر میں چلتی ہے۔ یہ اللہ کی نعمت سے ہے۔ تاکہ تم کو اس کے نشانات دکھائے۔ اس میں پیشگوئی ہے کہ مسلمانوں کے فتوحات وہاں تک پہنچیں گے کہ تم کشتیوں اور جہازوں پر سوار ہو کر دوسرے ممالک اور جزائر میں جاؤ گے۔ اور ان کو فتح کرو گے چنانچہ حضرت عثمان کے زمانے میں جزائر قبرس ورہوڈس فتح ہوئے۔ اور مسلمان جہازوں پر چڑھ کر ان جزائر کو گئے۔ جن میں ایک بیوی ام امین نام بھی شامل تھیں۔ جن کے گھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوئے ہوئے ہنس کر جاگے۔ تو اس بی بی نے سبب اس خوشی کا دریافت کیا۔ تو اس پر فرمایا میں نے دیکھا ہے۔ کہ مسلمان جہازوں پر اس طرح سوار ہیں۔ جس طرح بادشاہ تختوں پر۔ تب اس نے عرض کیا کہ دعا کرو۔ میں ان لوگوں میں ہو جاؤں۔ فرمایا۔ تو ان میں سے ہے۔ پھر آپ سو رہے اور ہنس کر اٹھے۔ تو اس بی بی کے سبب دریافت کرنے پر وہی بات فرمائی۔ اور اس عورت نے وہی پہلی دعا چاہی۔ تو آپ نے فرمایا کہ تو پہلے لوگوں سے ہے آنحضرت نے اسی وقت فرمایا تھا۔ کہ تو ان میں سے ہوگی۔ جو پہلے جہاز پر سوار ہو کر جائیں گے

خَتَّارٍ كَفُوۡرٍ۔ بدعہد۔ منکر

اِنَّ اللّٰهَ عِنۡدَهٗ عِلۡمُ السَّاعَةِ وَیُنَزِّلُ الۡغَیۡثَ اس گھڑی کا علم اللہ ہی کو ہے۔ اور وہی بادل اتارتا ہے۔ آج کل کے علم آب و ہوا والے اس کے متعلق تو کچھ نہ کچھ خبریں اڑا ہی لیتے ہیں (گو وہ بھی اکثر بے اعتبار ثابت ہوتی ہیں)۔ کہ مینہ کب برسے گا۔ مگر کون دعویٰ کر سکتا ہے۔ کہ یہ بارش مفید ہوگی یا الٹی ضرر رساں۔ جیسا کہ آج کل اکثر مقامات پر ہو رہا ہے اور بابرکت ہوگی۔ یا خائب و خاسر کریگی

وَیَعۡلَمُ مَا فِی الۡاَرۡحَامِ۔ وہی جانتا ہے۔ کہ رحموں میں کیا ہے۔ ممکن ہے۔ کہ کوئی دعویٰ کرے۔ کہ بعض علامات سے رحم کے اندر لڑکا یا لڑکی کی شناخت ہو سکتی ہے۔ لیکن یہ دعوےٰ کون کر سکتا ہے۔ کہ وہ بچہ نیک ہوگا۔ یا بد ہوگا۔ زندہ رہے گا۔ یا مر جائیگا

وَمَا تَدۡرِیۡ نَفۡسٌ مَّاذَا تَكۡسِبُ غَدًا

اور کیا جانتا ہے کوئی شخص کہ کل کیا کمائے گا۔ انسان کے دل کی مخفی حالت کو اور اس کے گذشتہ گناہوں یا نیکیوں کی طیاری کو خود انسان بھی نہیں جانتا کہ وہ آئندہ اس کے واسطے کیا نتائج پیدا کرنے والے ہیں

وَمَا تَدۡرِیۡ نَفۡسٌۢ بِاَیِّ اَرۡضٍ تَمُوۡتُ

اور کیا جانتا ہے۔ کوئی شخص کہ کس زمین میں مریگا۔ اس میں ایک پیشگوئی ہے کہ عرب کے مسلمان دور دور کے ملکوں کے فاتح ہو کر وہاں حکومت کریں گے اور آخر انہیں ممالک میں فوت ہو کر دفن ہوں گے چنانچہ حضرت عباس کا ایک بیٹا تاتار میں دفن ہوا ایک یورپ میں ایک افریقہ میں۔ اور ایک عرب میں

ضروری اطلاع

رسالہ نورالدین جس میں فاضل مصنف نے بعد نظر ثانی کسی قدر اضافہ کیا ہے۔ خوش خط۔ عمدہ کاغذ پر چھپ کر تیار ہے۔ قیمت علاوہ محصولڈاک ۸ر ہے۔ درخواستیں اس پتہ پر ہوں
سیٹھ عبدالواحد ہدایت اللہ مرچنٹ و کمیشن ایجنٹ
کٹڑہ جیمل سنگھ۔ امرتسر

ناصران دین عیسوی کی نصرت کا ایک نوایجاد طریقہ

بوسہ بازی

ہمعصر البیان رقمطراز ہے۔ مسلمانوں کو خدا کا یہ حکم جو قرآن شریف میں ہے۔ یاد ہوگا۔ کہ بھلائی اور پرہیز گاری کی باتوں میں ایک دوسرے کی اعانت کرو مگر گناہ میں مدد نہ دو۔ اور خدا سے ڈرتے رہو۔ خدا سخت عذاب کرنے والا ہے۔ یہ مسئلہ مسلّم ہے اور بیج دانغ مشاذہ ہے۔ لیکن عیسائی ہمیشہ اس کے خلاف کرتے ہیں۔ ان کا قول ہے۔ کہ مذہبی کاموں میں مدد دینا خواہ کیسی ہی تہذیب کے خلاف کیوں نہ ہو۔ گناہ میں داخل نہیں ہے۔ عیسائیوں میں مرد تو مرد اب عورتیں بھی یہی کرنے لگیں۔ الّلوانے امریکن اخبار ریکرڈ ہرلڈ سے نقل کیا ہے۔ کہ امریکہ میں حسین عورتوں کی ایک سوسائٹی ہے۔ ان سب نے موضع "بیل سنٹر" میں ایک انجمن بنام "انجمن بوسہ بازی" قائم کی ہے۔ اس کی ممبر خوبصورت لیڈیاں اور حسین ہوں گی اور اس سے جو روپیہ جمع ہوگا۔ وہیں کے پراٹسٹنٹ مذہب کے ایک گرجے میں صرف کیا جائے گا۔ انجمن نے بصدارت میڈو موسل "ہائیس" صاحبہ اجلاس کرکے بوسوں کی قیمتیں حسب ذیل قرار دیں۔

اوّلاً ۲/ ۱۲ قیمت ایک معمولی بوسہ کی جو پندرہ سال کی حسین دوشیزہ لڑکیوں کے رخسارہ کا آہستگی کے ساتھ لیا جائے

دوم ۸/ قیمت ان باکرہ مستورات کے بوسہ کی۔ جو ۲۵ سے ۳۵ برس تک کی ہوں

سوم ساڑھے ۳ / قیمت بیاہی ہوئی لیڈیوں کے بوسہ کی

چہارم ۱/ قیمت ان دوشیزہ عورتوں کے بوسہ کی۔ جو سن میں زیادہ ہوں۔ ان فاجرہ عورتوں کو وہ دن یاد کرنا چاہیئے۔ جب خدا حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پوچھے گا۔ کہ کیا تم نے انھیں یہ حکم دیا تھا۔ تو حضرت عیسےٰ کہیں گے۔ سبحان اللہ۔ مجھے یہ حق کہاں کہ ایسی بات کہوں۔ اور میں کہے ہوتا تو تو جانتا بھی۔ تو میرے دل کا حال جانتا ہے۔ اور میں تیرے جی کا حال نہیں جانتا۔ کیونکہ غیب دان فقط تو ہے۔ میں نے تو ان سے وہی بات کہی۔ جو تو نے مجھے حکم دیا تھا۔ کہ میرے اور اپنے پروردگار خدا کی عبادت کرو۔ جب تک ان میں تھا۔ ان کی نگرانی بھی رکھتا تھا۔ اور جب تو نے مجھے موت دی تو اب تو ان کا نگران رہا۔ اور تو ہی ہر چیز کا نگران ہے

انجمن نے بوسہ بازی سے لطف اٹھانے کے لئے ابھی کوئی وقت مقرر نہیں کیا ہے۔ حقیقت میں امریکہ والیاں بھی عجیب چیز ہیں۔ اور حصول غرض کے لئے کیا کیا ڈھنگ انھیں یاد ہیں

بخدمت شریف ایڈیٹر صاحب اخبار بدر۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کے اخبار کے ذریعے میگزین کی بیرونی ممالک میں اشاعت کے لئے ایک تجویز کی گئی تھی۔ جس پر بعض مقامات کی جماعتوں نے تو عمل کیا ہے۔ اور بعض خاموش ہیں۔ لہذا یہ چند سطریں بطور یاددہانی و شکریہ کے درج اخبار فرمادیں۔ یہ تجویز لاہور سے ہی نکلی تھی۔ اور لاہور نے ہی سب سے اوّل اس پر عمل بھی کر دکھایا۔ حکیم محمد حسین صاحب قریشی اس کے مجوز تھے۔ اور انہوں نے جماعت لاہور کی طرف سے سالانہ دس رسالوں کا باہر بھیجنا تجویز کیا تھا مگر میرے لکھنے پر کہ لاہور کی طرف سے کم از کم چالیس رسالے باہر جانے چاہیئے۔ جماعت نے بڑی خوشی سے اس بات کو قبول کیا ہے۔ اور چالیس رسالوں کا اپنے خرچ پر باہر بھیجنا منظور کیا ہے۔ اور چندے کا ایک حصہ بھیج بھی دیا ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزا سیالکوٹ کی جماعت نے بھی خودبخود پچیس یا تیس رسالوں کی قیمت دینے کا وعدہ کیا ہے مگر میں امید کرتا ہوں۔ کہ وہ میری درخواست کے مطابق چالیس کی تعداد کو ہی پورا کردیں گے علاوہ ازیں جماعت کپورتھلہ نے "دس"۔ جماعت ڈیرہ غازیخان نے دس۔ جماعت میرٹھ نے دس رسالوں کا اپنے اپنے خرچ پر باہر مفت بھیجنا منظور کیا ہے مگر باقی سب کیطرف سے ابھی تک خاموشی ہے مگر میں امید کرتا ہوں۔ کہ اپنی اپنی جگہ پر سب تجویزیں کر رہے ہوں گے۔ اور جلدی اپنے اپنے ارادے سے مطلع فرمادیں گے۔

میگزین کے پچھلے پرچے انگریزی میگزین کے مفصلہ ذیل نمبروں کی دفتر میں ضرورت ہے اگر کسی صاحب کے پاس موجود ہوں تو وہ بھیج دیں۔ ہم ان کو قیمت بھیجدیں گے

سنہ ۱۹۰۲ء - نمبر ۱ - ۸ - ۹ - ۱۰ - ۱۱ - ۱۲

سنہ ۱۹۰۳ء - نمبر ۱۱ - ۱۲ - بابت دسمبر۔ مینیجر میگزین

فنگٹ پلز

یہ نادر گولیاں بارہا تجربہ کے بعد معدہ کے جملہ امراض دفع کرنے میں عجیب بااثر ثابت ہوئی ہیں۔ دائمی قبض ان گولیوں کی چند خوراک کے استعمال کرنے سے ہمیشہ کیواسطے بالکل جاتا رہتا ہے بدہضمی۔ نفخ۔ قولنج۔ درد شکم۔ گرانی شکم۔ جلے اور کھٹے ڈکار وں کا آنا ان گولیوں کے استعمال سے بہت جلد تمام عوارض جاتے رہتے ہیں۔ یہ گولیاں اعلیٰ درجہ کی مقوی معدہ اور بھوک بڑھانیوالی ہیں۔ قیمت فی بکس جسمیں چالیس گولیاں ہوتی ہیں۔ صرف ایک روپیہ (عہ)

المشتہر۔ حکیم محمود علی خان۔ احمدی۔ محلہ چاہ شور آگرہ

اخبار قادیان۔ حضرت اقدس بخیر وعافیت ہیں حضرت مولوی عبد الکریم صاحب کی پشت پر ایک پھوڑا ہے۔ جس کے سبب تکلیف رہی مگر اب بفضل الہی پہلے سے آرام ہے۔ اللہ تعالیٰ شفا کلی مرحمت فرمائے

اس ہفتہ شاہ جہانپور سے میاں امام بخش صاحب بمعہ ہر دو ہمشیر زادوں کے حکیم محمود علی خان صاحب جو آگرہ سے خلیفہ ڈاکٹر رشید الدین صاحب کے ساتھ تشریف لائے تھے۔ اور مسیح موعود کی بیعت میں شامل ہوئے۔ اللہ تعالےٰ ان کو دین میں استقامت عطا فرماوے۔ حکیم صاحب کو دینی خدمات کے ادا کرنے کا بڑا جوش ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق دیوے۔ دیگر احباب گجرات۔ جموں۔ شاہ پور پشاور۔ ہزارہ۔ لاہور وغیرہ مختلف مقامات سے تشریف لائے ہیں۔

سیر دنیا۔ جاپان کے جنگ کا خاتمہ ہوا۔ جاپان نے تمام وہ شرائط جن کو روس نامنظور کرتا تھا۔ چھوڑ دیں۔ صلح کی مفصل شرائط پر گفتگو ہونے اور فروعات کے طے ہونے میں ہنوز کچھ عرصہ گذرے گا۔ مگر اب جنگ بند ہو جائے گا۔ یوروپین اخبار جاپان کی بڑی تعریف کر رہے ہیں۔ کہ جاپان نے فیاضی کے ساتھ صلح کے کام کو بہت آسان کر دیا۔ روسی اخباروں کی رائے ہے۔ کہ جاپان صلح سے بہت فائدے میں رہا۔ کیونکہ اب روسی فوج زیادہ طاقتور ہو چلی تھی۔

مراکش میں سلطان نے فرانس کا کہنا نہیں مانا۔ وہ ناراض ہو کر واپس فرانس چلے جائیں گے

لارڈ کرزن کو نوابوں۔ راجاؤں۔ کمیٹیوں وغیرہ کی طرف سے ہمدردی کی تاریں آرہی ہیں

درخواست دعا۔ قاضی غلام محمد صاحب پھلوری اپنے بیمار بھائی کے واسطے اور اپنے چند مطالب کے واسطے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

تعلیم الاسلام کالج

مخدومی شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم نے تحریک کی ہے۔ کہ قادیان احمدیہ کالج کا قایم کرنا ایک نہایت ہی آسان طریقہ سے ہو سکتا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ ہر ایک احمدی متنفس ایک ایک آنہ چندہ کالج کے واسطے دے شیخ صاحب نے حساب لگا کر دکھایا ہے۔ کہ یہ تھوڑی ہی رقم یعنی چار پیسے فی کس اگر ہر ایک شخص اپنے اور اپنے گھر کے تمام آدمیوں سے جمع کر کے بھیج دے۔ تو کالج کے قایم کرنے کے واسطے کافی سرمایہ جمع ہو سکتا ہے۔ یہ رقم نہایت ہی قلیل ہے اور کسی کے واسطے بھی اس کا ادا کرنا مشکل نہیں ہے لیکن مشکل جو ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ ایسے آدمی بہت ہی کم ہیں جو اپنے شہر اور اپنے قریب کے دیہات میں ہر ایک احمدی کے کان تک یہ تجویز پہنچا کر چندہ وصول کریں اور پھر وہ قادیان بھیجدیں۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ اب تک امید سے بہت ہی کم رقم اس سلسلہ میں یہاں پہنچی ہے۔ پس ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ سب دوست جو اس اخبار کو پڑھتے ہیں وہ دوسروں کو اس بات کی خبر پہنچائیں۔ اور ہر ایک شہر میں ایک شخص اس کام پر متعین کیا جائے۔ کہ وہ ہر ایک احمدی بھائی سے اس کے گھر کے آدمیوں کے شمار کے مطابق فی کس ایک آنہ اس کار خیر کے واسطے وصول کرے اور ہر ایک ضلع میں شہروں اور قصبوں کے دوستوں کے واسطے ضروری ہے۔ کہ اپنے علاقہ کے تمام گاؤں میں جہاں کوئی احمدی ہے۔ آدمی بھیج کر یا بذریعہ خط کے اس چندہ کی وصولی کے واسطے انتظام کریں۔ کیونکہ اخبار ہر جگہ نہیں پہنچتا۔ یہ چندہ براہ راست امین مدرسہ کے پاس یا صاحب ایڈیٹر الحکم کے پاس آنا چاہیئے۔ لیکن اگر کوئی صاحب اپنے چندہ اخبار بدر کے ساتھ بھیجنا چاہیں۔ تو وہ بھیج سکتے ہیں۔ امانت مدرسہ میں باقاعدہ جمع کرا دیا جائے گا۔ اور رسید اخبار بدر میں دے دی جاویگی

اس جگہ مجھے اس امر پر گفتگو کرنے کی ضرورت نہیں کہ کالج کا ہونا قادیان میں کس قدر ضروری ہے۔ کیونکہ اس پر پہلے بہت کچھ لکھا جا چکا ہے اور ظاہر ہے۔ کہ جس عمر میں عموماً طلبا مدرسہ سے پاس ہو کر نکلتے ہیں وہ عین ابتدائے جوانی کا وقت ہوتا ہے جس کا صحبت صالحین اور نیک اثر کے نیچے گزارنا آیندہ زندگی کی صلاحیت کے واسطے اکسیر ہوتا ہے۔ یورپ کا لٹریچر سچی معرفت اور عظمت الٰہی کی باتوں سے خود کوسوں دور پڑا ہوا ہے۔ اس پر یونیورسٹی کے کورسوں کا انتخاب بالخصوص عیسائی پروفیسروں کی زیر نگرانی اور پھر خود مشنریوں کے کالج نوجوانوں کی روحانیت کے واسطے ایک زہر قاتل کا اثر رکھتے ہیں۔ خدا مسلمانوں کے بچوں کو اس شر سے محفوظ رکھے (آمین) اس فتنہ سے بچنے کے واسطے اس سے بہتر کوئی ذریعہ نہیں ہو سکتا کہ خود خدا نے مخلوق کو اس شر سے بچانے کے واسطے جو سلسلہ قایم کیا ہے اس کے زیر نگرانی اور خدا کے مسیح کے زیر حمایت ایک کالج قایم کیا جائے۔ جس میں اسلامی نوجوان تعلیم و تربیت حاصل کر کے دنیا کے واسطے صلاح و تقوے کا نمونہ بنیں۔ اور دوسرے شہروں میں سے بھی اس بد اثر کے دور کرنے کا موجب ہوں۔ التجا ہے۔ کہ ناظرین بدر اس درخواست کو بغور پڑھ کر اور اس پر عملی توجہ کر کے ہم کو اپنی کارروائی سے مطلع فرما دیں۔ تاکہ دوسرے بھائیوں کی ترغیب و تحریص کے واسطے اس کو اخبار میں درج کیا جائے۔ والسلام

وی پی آتے ہیں

۱۹۰۵ء نصف سے زیادہ گذر چکا ہے۔ اس واسطے جن اصحاب کی قیمت سنہ رواں اب تک وصول نہیں ہوئی۔ ان کی خدمت میں اخبار بذریعہ وی پی ارسال کیا جاوے گا۔ تاکہ قیمت وصول ہو جائے۔ وی پی اخبار دس دن تک ڈاک خانہ میں رہ سکتا ہے۔ اور آدمی سہولت کے ساتھ روپیہ دے کر وصول کر سکتا ہے لیکن اب بھی جو صاحبان قیمت نہیں دے سکتے اور اس کو کسی آیندہ ماہ تک ملتوی رکھنا چاہتے ہیں ان کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ وہ فوراً ہم کو مطلع کریں تا کہ ایسا نہ ہو کہ کارخانہ کو الٹا اور نقصان اٹھانا پڑے بسبب تھوڑی خریداری کے کارخانہ اس وقت بہت نقصان میں ہے۔ خرچ آمد سے دگنا ہو رہا ہے اور پروپرائیٹر نذر کثیر اس راہ میں خرچ کر رہا ہے۔ اس قدر خرچ کی برداشت ایک فرد واحد کے واسطے ایک مشکل کا سامنا ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اس کی امداد کے لئے اٹھیں۔ خریداروں کا پیدا کرنا۔ قیمت کا پیشگی ادا کرنا۔ امدادی چندوں کا عطا کرنا جس طرح سے ہو سکے اس کام کو چلتا کرنے کی سعی کرنی چاہیئے۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ربع کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم [illegible]۔ لیکن [illegible] روپیہ سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جاوے گا۔ ضمیمہ بحساب ۸ روپیہ فی سینکڑہ اخبار کے ساتھ تقسیم کیا جاوے گا۔ ضمیمہ بھجوانے کے لئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کر لیں ایڈیٹر کو اختیار ہے۔ کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کر دے اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے۔ مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاوے گا۔ بشرطیکہ ان کے اشتہار کی اجرت سالانہ [illegible] روپیہ سے کم نہ ہو۔ جن کے اشتہار کی اجرت [illegible] روپیہ سالانہ ہوگی۔ ان کو اخبار مفت لیکن محصولڈاک انہیں دینا پڑے گا۔

خط و کتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے۔ تو اس کے پتہ کے چٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے۔ سب خریداران کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ خط و کتابت کے وقت خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کریں۔ اور اپنا نام اور پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں بعض لوگوں کی عادت ہے۔ کہ خط کا مضمون بہت خوش خط لکھتے ہیں مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط میں جلدی سے لکھ ڈالتے ہیں۔ کہ یہاں کسی سے نہیں پڑھا جاتا۔ اور اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس کے ساتھ فایل کر دئے جاتے ہیں۔

براہین احمدیہ

براہین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف اور اس سلسلہ کی صداقت کی سب سے پہلی گواہ ہے اس میں مندرجہ پیشگوئیاں آج تک پوری ہو رہی ہیں اور قیامت تک ہوتی رہینگی یہ کتاب ہر چہار جلد نہایت عمدہ کاغذ پر خوشخط چھپ رہی ہے قیمت صرف پونے تین روپیہ ۱۲/ ۲۔ درخواستیں بنام میاں معراج الدین عمر۔ پروپرائیٹر

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر۔ پروپرائیٹر کے لئے چھاپا گیا
(تاریخ اشاعت ۲- ستمبر ۱۹۰۵ء)